فکرونظر.......... اسلام آباد جلد: ۴۲، ۴۳ شمارہ: ۴، ۱

برصغیر میں شمائل نبی ﷺ پر لکھی جانے والی کتب

منیر احمد ☆

دین اسلام کی اساس و بنیاد توحید و رسالت پر ہے۔ جس ہستی کی رسالت و نبوت کو تسلیم کر کے ہم مسلمان ہوئے ہیں اس کے نقش پا کی اتباع ہمارا فریضہ ایمانی ہے۔ **لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة.** (الاحزاب ۲۱) اس اتباع کے نتیجے میں آپ ﷺ کی ذات والا صفات سے عقیدت و محبت کا پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہے۔ صاحب شمائل ﷺ کی ایک ایک سنت کو اپنی زندگی میں سموئے بغیر اس محبت میں کمال پیدا نہیں ہوتا۔ آپؐ کی اتباع میں حصول کمال اور عقیدت و محبت کے لازمی تقاضے پورے کرنے کے لئے ہر مسلمان آپ ﷺ کے خلقی امتیازات اور خلقی اوصاف کو جاننے کی دلی تمنا رکھتا ہے۔ یہ خواہش اصحاب رسول ﷺ کی زندگیوں میں جابجا نظر آتی ہے ۔ خیرالقرون میں یہ خواہش عملی طور پر بھی تھی اور احادیث کے تحریری ذخیرہ میں بھی۔

فن شمائل کا آغاز دور نبوی ﷺ ہی سے معرضِ وجود میں آ گیا تھا بعدازاں یہ فن دیگر علوم و فنون کے ساتھ نسلاً بعد نسلٍ مستقل فن کی حیثیت سے متعارف ہوا اور متعدد کتب لکھی گئیں۔ ان کتابوں میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے سراپائے حسن و جمال اور حیاۃ طیبہ کا دل نشیں نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور الفاظ کی تصویر میں قلب و نظر کو آپکی ذات چلتی پھرتی نظر آتی ہے۔

فن شمائل مسلمانوں کی سیرت سازی اور عملی تربیت میں اہم کردار کا حامل ہے۔ امام ترمذی (۲۷۹ھ) کی شمائل النبی ﷺ سے لیکر شمائل النبی ﷺ پر لکھے جانے والے لٹریچر کے تاریخی جائزہ لینے کے بعد واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے سراپائے اقدس کو ضبطِ تحریر میں لانے کے لیے ہر دور کے محدثین کرام نے شمائل نبویؐ کے عنوان سے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

اس مقالہ کے آغاز میں شمائل النبی ﷺ کی تعریف و تحدید اور ادب شمائل کے آغاز و ارتقاء کا انتہائی مختصر تاریخی، تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے اس کے بعد برصغیر میں فن شمائل کا عمومی تاریخی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

شمائل النبی ﷺ کی تعریف

شمائل سے مراد ذکرِ رسول ﷺ کا وہ باب ہے جس میں آپ کے وجود اقدس کے خال و خط، آپؐ کی رفتار، گفتار، قعود و قیام، استراحت و آرام، سلام و کلام، اقوال و افعال، عبادات و مجاہدات، طہارت، نظافت، نظامت، ماکولات، مشروبات، مرغوبات، معمولات، معاملات، تکلم، تبسم، جود و سخا اور ایثار و وفا کے بارے میں احادیث کو یکجا کیا گیا ہے۔

علامہ قسطلانیؒ نے شمائل کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

فیما فضله الله تعالی به من کمال خلقته وجمال صورته کرمه تعالیٰ من الاخلاق الزکیة وشرفه من الاوصاف الحمیده المرضیة وما تدعو ضروة حیا ته الیه ﷺ(۱)

آپ ﷺ کو کمال درجے کی تخلیق اور ظاہری شکل و صورت میں اللہ تعالی نے جو کمال عطا فرمایا اور جن پاکیزہ اخلاق اور اوصاف حمیدہ سے نوازا نیز آپ کے ذاتی گزر بسر کے احوال کو شمائل کا نام دیا جاتا ہے۔

یوسف بن اسماعیل النبہانی نے شمائل کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

ما فضله الله تعالی به من کمال خلقته وجمال صورته واخلاقه الزکیة واوصافه المرضیة وماتدعو ضرورة حیا ته الیه وهو یشتمل علی شمائله الشریفة.(۲)

جو تخلیقی، جسمانی حسن وجمال، پاکیزہ اخلاق، پسندیدہ عادات اور ہر وہ صفت جو ضروریات زندگی میں سے ہے ان تمام میں اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو جو فضیلت دی ہے۔ یہ سب آپ ﷺ کے شمائل شمار ہوتے ہیں۔

آغاز و ارتقاء

ایمان بالرسول کے تقاضے کے تحت ہر عمل سے پہلے صحابہ کرامؓ کی نظر آنحضرت ﷺ کی طرف ہی اٹھتی تھی کیونکہ تعلیم و تربیت کا ماخذ قرآن مجسم کی شکل میں آپ ﷺ ہی تھے۔ تعلیمات اسلامیہ کے لیے آپ ﷺ کی ذات ہی محور و مرکز تھی۔ صحابہ کرامؓ آنحضرت ﷺ کی صورت طیبہ و سیرت مطہرہ کے بیان سے اپنی محافل کو آراستہ کرتے اور آپ کے شمائل و خصائل کے ذکر سے قلب و روح کی تسکین کا سامان مہیا کرتے۔ یہی ذوق و شوق تابعین میں منتقل ہوا اور وہ اصحاب رسول ﷺ سے اس کا استفسار کرتے رہتے مثلاً مشہور تابعی حضرت سعید الجریریؒ فرماتے ہیں:

"کنت اطوف مع ابی الطفیل بالبیت فقال! ما بقی احد رای رسول الله ﷺ غیری ، قلت رأیته ؟ قال نعم، قلت کیف کان صفته فقال کان ابیض ملیحاً مقصداً.(۳)

صحابی رسول ﷺ ابو طفیلؓ کے ساتھ میں طواف کر رہا تھا تو انہوں نے مجھے بتایا، آج میرے سوا رسول ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونے والا کوئی شخص روئے زمین پر موجود نہیں ہے میں نے پوچھا آپ نے رسول ﷺ کا دیدار کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا ہاں۔ تو پھر میں نے ان سے کہا آپ مجھے رسول ﷺ کے اوصاف وخصائل مبارکہ بتائیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ کا رنگ مبارک سفید، روشن اور جاذب نظر تھا آپ درمیانہ قد تھے۔

آپ کے اوصاف حمیدہ اور خصائص وحیدہ سے اس والہانہ عقیدت و محبت کا نتیجہ روایات و احایث کے ذخیرے میں ایک وافر حصے کی صورت میں سامنے آنا شروع ہوا احادیث نبوی ﷺ جب کتابت حدیث سے تدوین حدیث کے دور میں داخل ہوئیں تو آنحضور ﷺ کے ذاتی حالات و فضائل اور اخلاق وشمائل سے متعلقہ روایات الگ سے لکھی جانے لگیں۔ دور نبوی ﷺ سے روایات شمائل جو کہ زبانی اور عملی طور پر چلی آرہی تھیں۔ اب تدوینی شکل میں مستقل فن کا درجہ پا گئیں۔ اس فن کی سب سے پہلی کتاب الشمائل النبویه والخصائل المصطفویه. امام ابو عیسیٰ محمد بن سورۃ امام الترمذی (۲۷۹ھ) کی طرف سے منظر عام پر آئی۔(۴)

کتب شمائل النبی ﷺ میں اس اولین کتاب کے بعد یہ سلسلہ کچھ یوں چل نکلا کہ ہر دور میں شمائل النبی ﷺ پر نت نئی کتابیں سامنے آرہی ہیں۔ جس کا اندازہ ذیل میں تاریخی طور پر پیش کی جانے والی چند کتب شمائل سے بخوبی ہوسکتا ہے۔

اخلاق النبیؐ و آدابہ	ابو محمد عبداللہ بن محمد جعفر بن حیان الاصبہانی	۳۶۹ھ	(۵)
شمائل النبیؐ	ابوالعباس جعفر بن محمد المستغفری	۴۳۲ھ/۱۰۴۱م	(۶)
الانوار فی شمائل النبی المختار	ابو محمد الحسین بن سعود ابن الفراء البغوی	۵۱۵ھ	(۷)
الشمائل بالنور الساطع الکامل۔	ابو الحسن علی بن محمد بن ابراہیم المعروف بابن المقری	۵۵۲ھ	(۸)

مطالع الانوار فی شمائل المختارؐ	حافظ محمد بن عتیق الازدی الغرناطی	۶۴۶ھ	(۹)
زواہر الانوار و بواہرالابصار والاستیصار فی شمائل النبیؐ المختار	یحیٰی بن یوسف بن یحیٰی الصرصری	۶۵۶ھ/۱۲۰۸م	(۱۰)
شمائل الرسولؐ و دلائل نبوتہ وفضائلہ و خصائصہ	ابوالفد عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر	۷۷۳ھ/۱۳۷۳م	(۱۱)
اشرف الوسائل الی فہم الشمائل	احمد بن محمد ابن حجر الھیثمی	۷۹۳ھ	(۱۲)
حاشیہ علی شرح الشمائل	عفیف الدین محمد بن السید محمد بن عبداللہ الحسینی التبریزی	۸۵۵ھ	(۱۳)
زہر الخمائل علی الشمائل	حافظ جلال الدین سیوطی	۹۱۱ھ/۱۵۰۵م	(۱۴)
تہذیب الشمائل	محمد بن عمر بن حمزہ الانطاکی الحنفی	۹۳۸ھ	(۱۵)
شرح شمائل الترمذی	ابراہیم بن محمد بن عربشاہ	۹۴۳ھ	(۱۶)
جمع الوسائل فی شرح الشمائل	نورالدین علی بن سلطان محمد القاری	۱۰۱۴ھ	(۱۷)
الشرح الشمائل للترمذی	محمد شاکر بن علی بن حسن السالمی العمری المصری	۱۲۰۲ھ	(۱۸)
المواہب المحمدیہ بشرح الشمائل الترمذیہ	سلمان بن عمر المعروف بالجمل	۱۲۰۴ھ	(۱۹)
شرح الشمائل النبویہ للترمذی	محمود بن عبدالحسن ابن الموقع الدمشقی	۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳م	(۲۰)
فتیۃ السائل فی اختصار الشمائل	محمد بن جعفر الکتانی	۱۳۴۵ھ	(۲۱)

شمائل النبی ﷺ پر خدمات کا جب ہم تاریخی طور پر مطالعہ کرتے ہیں تو سب سے پہلے ہمارے سامنے سکندر لودھی کے دربار سے وابستہ ایک عالم شیخ عبدالوہاب بخاری (۹۳۲ھ) کا نام آتا ہے انہوں نے شمائل النبی ﷺ کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ (۲۲)

برہان پور کے اہل علم میں سے ایک نامور محدث علی بن حسام الدین المتقی برہان پوری (۹۷۵ھ/۱۵۶۷م) کا اسم گرامی ہمارے سامنے آتا ہے۔ جن کا ایک رسالہ شمائل النبی ﷺ کے نام سے اور دوسرا النموزج اللبیب فی خصائص الحبیب کے حوالے سے پایا جاتا ہے۔(۲۳) ان کے بعد مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری (۹۹۰ھ/۱۵۸۲م) کی شرح شمائل النبی ﷺ کا تذکرہ ملتا ہے۔(۲۴)

اکبر کا عہد (۹۶۳ھ۔۱۰۱۴ھ) مذہبی آزاد خیالی اور فرقہ وارانہ تنوع کے لئے معروف ہے اسی فکری پراگندگی کے دور میں حاجی محمد کشمیری (۱۰۰۶ھ) نے شمائل الترمذی کے ترجمہ پر اکتفا کیا۔(۲۵) اسی دور میں محمد حسین حافظ بن باقر ہروی نے شمائل الترمذی کو فارسی میں نثر الشمائل کے نام سے منتقل کیا اور شہزادہ سلیم کے نام معنون کیا۔ بعد ازاں محمد حسین نے شمائل کو دوبارہ نظم الشمائل کے نام سے شعری جامہ پہنایا۔(۲۶) شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) کی طرف منسوب "آداب لباس سید البشر ﷺ" اور "حلیہ سید المرسلین یا مطلع الانوار و مخزن اسرار" مطالع الانوار (فارسی) بہت معروف ہے۔ آخر الذکر رسالہ ہی "مطلع الانوارا لبھیۃ فی الحلیۃ النبویۃ" ہے۔(۲۷)

گیارہویں صدی کے وسط میں عبید اللہ نامی ایک عالم دین نے جو اپنے آپ کو "از فقرائے احمدی" کہلاتا ہے ۱۰۵۷ اور ۵۸ ہجری میں زبدۃ کے نام سے شمائل کی شرح لکھی یہ شرح دو حصوں "خیر الاطوار، اور واقعات سید الابرار" میں منقسم ہے۔(۲۸) شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے فرزند نور الحق کی تالیفات میں بھی شرح الشمائل النبی (فارسی) کا ذکر ملتا ہے۔(۲۹) محمد صفی اللہ بن ہبۃ اللہ ترک دہلوی بخارائی نے جو شیخ عبدالحق دہلوی کے مریدوں میں سے تھے ۱۰۹۱ھ میں "اشرف الوسائل فی شرح الشمائل" کے نام سے شرح لکھی جو عالمگیر کے نام سے معنون ہے۔(۳۰) گیارھویں صدی کے آخر میں مبارک بن کبیر بن محمد انصاری ملتانی نے بھی ایک شرح الشمائل لکھی ہے۔(۳۱)

اسلامیہ کالج پشاور کی لائبریری میں ۴۳۹/ج پر شرح شمائل نبوی بزبان فارسی پائی جاتی ہے۔ مصنف نے دیباچہ میں اپنا نام ابراہیم معصوم ابن الشیخ زین اولیاء چشتی لکھا ہے اور خود کو شیخ فرید الدین گنج شکر کی اولاد بتایا ہے۔ مصنف نے یہ کتاب کسی شاہ رضوی خان کے لئے لکھی ہے۔ جو شاہ عالم بادشاہ کا لڑکا ہے۔ جلی قلم سے خوش خط قلمی اور جلد ضخیم ہے۔ اوراق کی تعداد ۲۸۱ ہے۔ تاریخ تدوین نہیں پائی جاتی ہے۔ مخطوط قدرے کرم خوردہ ہونے کے باوجود تمام تر متن موجود ہے۔ احادیث کا جگہ جگہ عربی متن بھی دیا ہوا ہے۔

بارھویں صدی کے آغاز میں شرح الشمائل النبی ﷺ (فارسی) کے نام سے نظام الدین محمد بن

محمد رستم بن عبداللہ خجندی ایمن آبادی نے لکھی۔(۳۲)

عبدالھادی بن محمد معصوم نے فارسی شرح شمائل النبیؐ "اخلاق المصطفیؐ" لکھ کر اس کا انتساب عالمگیر کے نام کیا ہے۔(۳۳) فرخ شیر بادشاہ (۱۱۳۱ھ/۱۷۰۹م) کے عہد میں ملا وجیہ الحق بن حضرت شاہ امان اللہ جعفری ۱۱۰۲ھ/۱۶۹۰م) نے حاشیہ شمائل ترمذی لکھا۔(۳۴) نیز حبیب اللہ قنوجی (۱۱۴۰ھ) کی روضۃ النبی فی الشمائل بھی ملتی ہے۔(۳۵)

تیرھویں صدی کے معروف عالم اور مصنف قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م۱۲۲۵ ھ) نے بزبان فارسی ایک "حلیہ شریفہ"یاد گار چھوڑا ہے۔ حلیہ شریف اٹھارہ فصلوں (حلیہ مبارک، عقل نبوی، اخلاق نبوی، حسن معاشرت، عدم انتقام، حلم وعفو، حیا، صبر، رحمت و شفقت، تواضع ، شجاعت و بسالت، خوف الٰہی، استغفار، قصر امل، زہد فی الدنیا، ہیبت و وجاہت، کلام سکوت اور عبادت) میں منقسم ہے۔ اس کے واحد خطی نسخہ پر ترجمہ وتحقیق وتخریج کا کام جناب ڈاکٹر محمود الحسن عارف صاحب نے شمائل و اخلاق نبوی ﷺ کے نام سے مرتب کرتے ہوئے زیور طبع سے آراستہ کیا ہے۔ جناب محقق و مترجم نے فصل کو باب کا نام دیا ہے۔ روایات کی تحقیق وتخریج میں راویوں کے مختصر حالات زندگی کا اضافہ کیا ہے۔ نیز جن ابواب میں فاضل مترجم کی رائے میں مواد کی کمی تھی ان میں مزید مواد شامل کر کے تحقیق اور تعلیق کے پہلو سے کتاب کو مفید اور جامع بنانے کی مقدور بھر کوشش کی ہے۔

قاضی صاحب کے حلیہ شریفہ کے مآخذ و مصادر میں مسند بقی بن مخلف، تفسیر ابن ابی حاتم، تفسیرابن ابی الدنیا، تاریخ ابن عساکر جیسے نادر و نایاب حوالے پائے جاتے ہیں۔ مصنف نے اپنے دور کے رواج کے مطابق تعداد و جلد کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ فاضل محقق نے بھی تخریج کا بھرپور حق ادا کرنے کی بجائے ثانوی مآخذ پر اکتفاء کیا ہے۔ کتابت کی بعض اغلاط کے باوجود شمائل و اخلاق نبوی ﷺ اردو ادب میں ایک اہم اور خوبصورت اضافہ ہے۔ ترجمہ رواں اور سلیس ہے۔ پڑھنے میں لطف آتا ہے۔(۳۶)

سلام اللہ محدث رام پوری (۱۲۲۹ھ) نے شمائل النبی ﷺ کا فارسی میں ترجمہ اور شرح لکھی۔(۳۷) مفتی الٰہی بخش کاندھلوی (۱۲۴۵ھ) نے بزبان عربی شیم الحبیب تحریر کی جو کہ مولانا اشرف علی تھانوی (۱۳۶۲ھ) کی نشرالطیب میں فصل دوئم میں مکمل اردو ترجمے کی شکل میں پائی جاتی ہے۔(۳۸) عبدالرحیم صفی پوری (۱۲۵۲ھ) نے شمائل کی شرح نور الایمان کے نام سے لکھی۔(۳۹) سید بابا قادری حیدر آبادی (۱۲۵۶ھ) کی شرح شمائل النبی ﷺ کا بھی ذکر ملتا ہے۔(۴۰)

مزید برآں حکیم شیر علی احمد آبادی (۱۲۵۶ھ)نے شرح شمائل ترمذی لکھی۔[۴۱] کرامت علی جون پوری (۱۲۹۰ھ) نے بھی ترجمہ شمائل النبی ﷺ کے نام سے ایک تحریر چھوڑی ہے۔[۴۲]

چودھویں صدی ہجری میں برصغیر کا ادب شمائل النبی ﷺ میں وافر حصہ پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل تاریخی جائزہ سے یہ حقیقت عیاں ہو گی۔

نور احمد پسروری ثم امرتسری (م۱۳۴۸ھ)نے شمائل ترمذی کا ترجمہ کیا جو کہ مختصر حاشیہ کے ساتھ امرتسر سے ۱۳۴۱ ھ میں طبع ہوا۔ اس طبع اول کے ۸۸ صفحات ہیں ترجمہ بین السطور ہے جو کہ لفظی اور با محاورہ کے بین بین ہے۔ ترجمے کی زبان آسان ہے قاری کی سہولت کے لئے عربی متن پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔

مولانا عبدالرحمٰن دہلوی نے بخاری اور مسلم کی بنیاد پر اخلاق النبی ﷺ کے نام پر ایک کتاب ترتیب دی جو کہ حجازی پریس بیرون موری دروازہ لاہور سے بدون تاریخ اشاعت طبع ہوئی، صفحات کی تعداد ۱۹۱ ہے۔ صفحہ ۲۷ پر حضور ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کیا گیا ہے۔ صفحہ ۱۰۳ سے ۱۰۸ تک آپ کے لباس کا ذکر ہے۔ جس میں صوف کا جبہ، حضور ﷺ قمیض، حضور ﷺ کا لباس، حضور ﷺ کی گدی، حضور ﷺ کا تکیہ، حضور ﷺ کی بیوی کا لباس، حضور ﷺ کا پسندیدہ لباس جیسے ذیلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں فہرست مضامین زیادہ تر اخلاق النبیؐ پر مشتمل ہے۔ شمائل کا حصہ بہت تھوڑا ہے۔ تمام تر روایات قابل اعتماد ہیں، عربی عبارت کے ساتھ اُردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

مولانا سید جمیل احمد سہسوانی (م۱۳۵۶ھ) نے منظوم حلیۃ الابرار نامی کتاب یادگار چھوڑی جو کہ مطبع شاہجہانی بھوپال سے ۱۳۰۷ ھ میں طبع ہوئی۔ ۴۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب نواب صدیق حسن خان کی کتاب بلوغ العلی بمعرفۃ الحلی کا منظوم ہے اس میں رسول اللہ ﷺ، عشرہ مبشرہ اور حسنینؓ کے حلیہ مبارک اور شمائل بیان کیے ہیں۔

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (۱۳۶۸ھ) نے شمائل ترمذی کا مختصر ترجمہ بنام ''خصائل النبیؐ'' کیا ہے یہ مختصر ترجمہ چوبیس صفحات میں مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ کراچی سے شائع ہوا ہے صفحہ ۲ تا صفحہ ۳ التماس مصنف کے عنوان پر مولانا نے اس رسالہ کی وجہ تحریر بیان کی ہے۔ لکھتے ہیں "مسلمانوں کو کیا چھوٹے کیا بڑے اپنے پیغمبر علیہ السلام کے حالات مبارکہ سے واقفی نہیں ہے ورنہ ایسی غفلت نہ ہو تی۔ میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کے خصائل حمیدہ روزانہ کو بطور اختصار بیان کروں اس مطلب کے

لیے میں نے شمائل ترمذی کے ترجمہ کر دینے سے کوئی امر بہتر نہ سمجھا"۔

مصنف نے شروع میں جس مقصد کا ذکر کیا ہے یہ مختصر سا رسالہ اس مقصد کے حصول میں بہت اچھی کاوش ہے تکرار روایات کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ جس سے یہ رسالہ بچوں کے لیے پڑھنا آسان ہو گیاہے۔ ترجمہ بھی عام فہم اور رواں ہے۔ مشکل الفاظ کی وضاحت کے لیے دو طریقے استعمال کیے ہیں ایک ترجمہ کے ساتھ ہی "قوس" میں لکھ کر، دوسرا طریقہ نیچے حاشیہ کی صورت میں۔ رسالے میں عربی عبارت نہیں ہے۔ اس رسالے کو "آنحضرت ﷺ کے قد مبارک اور صورت منورہ کا بیان کے باب سے شروع کر کے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بیان" پر ختم کیا گیا ہے۔

حافظ محمد امین مفتی جامعہ عباسیہ، بہاولپور نے ''جمال باکمال یعنی حلیہ شریف آنحضرت ﷺ'' تحریر فرمایا ہے جو کہ ۵۶ صفحات کی صورت میں صادق الانوار الیکٹرک پریس، بہاولپور سے شائع ہوا تاریخ درج نہیں۔ فاضل مؤلف تالیف کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ممکن ہے کہ عاشقان و محبان ذات نبوی علیہ الصلوۃ والتسلیم صدق نیت اور نیک خیال سے اس حلیہ شریف کو پڑھیں اور آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس سے تعلق روحی پیدا کر لیں اس کتاب کے مأخذ میں انھوں نے کتب ستہ کے علاوہ خصائص کبریٰ، الشفاء شمائل ترمذی، مواہب اللدنیہ اور مدارج النبوۃ سے استفادہ کیا ہے روایات کا عربی متن اور ترجمہ بالمقابل پیش کیا گیا ہے۔ تشریح میں مشکل الفاظ اور اہم مسائل پر رہنمائی کی گئی ہے۔

خصائل نبویؐ ترجمہ شمائل ترمذی

مترجم اردو مع شرح مولانا محمد زکریا سہارن پوری (م ۲۳ مئی ۱۹۸۲ء یکم شعبان ۱۴۰۲ھ)

ایچ۔ایم سعید کمپنی کراچی طبع ستمبر ۱۹۷۴ء

اس ترجمہ و شرح میں درج ذیل امور کا خاص طور اہتمام کیا گیا ہے۔

۱۔ اکثر مضامین اکابر قدما کے کلام سے لیے گئے ہیں مترجم نے خود آرائی سے احتراز کیا ہے۔

۲۔ جمع الوسائل ملا علی القاری حنفی کی، مناوی شیخ عبدالروف مصری کی، مواہب اللدنیہ شیخ ابراہیم بیجوری کی، تہذیب التہذیب حافظ ابن حجر عسقلانی کی اس رسالہ کا زیادہ تر ماخذ رہی ہیں۔

۳۔ عوام کی سہولت کو مدِنظر رکھتے ہوئے بامحاورہ ترجمہ کیا گیا لفظی ترجمہ کی پابندی نہیں کی گئی۔

۴۔ ترجمہ سے زائد امور بطور فائدہ کے ذکر کیے گئے اور ان کے شروع میں ''ف'' کا حرف بھی لکھ دیا۔

۵۔ اکثر جگہ ترجمے سے زائد امور جو ربط کے لیے بڑھائے گئے وہ (قوس) میں لکھے گئے۔
۶۔ احادیث کا اگر بظاہر آپس میں تعارض معلوم ہوا تو اس کو مختصر طور سے رفع کیا گیا۔
۷۔ اختلاف مذاہب کا بھی مختصر طور پر کہیں کہیں ذکر کیا گیا۔ مذہب حنفیہ کو اکثر جگہ خاص طور سے ذکر کیا ہے اس لیے کہ قرب وجوار کے باشندے اکثر حنفی ہیں۔
۸۔ حنفیہ کے قول کی دلیل بھی کہیں کہیں حسب ضرورت مختصر طور پر ذکر کر دی گئی ہے۔
۹۔ جس جگہ حدیث میں کسی غزوہ یا قصہ کی طرف اشارہ تھا فائدہ میں اس قصہ کو اختصار سے ذکر کیا گیا ہے۔
۱۰۔ جس حدیث کی باب سے مناسبت خفی تھی اس کو بھی واضح کیا گیا۔
۱۱۔ جو مضامین اختصار کی وجہ سے یہاں ذکر نہیں کیے گئے اکثر جگہ ان کتب کا حوالہ لکھ دیا جہاں وہ مفصل مل سکتے ہیں تا کہ شائقین کو تلاش میں سہولت رہے۔
۱۲۔ ان سب امور میں اختصار کو نہایت مد نظر رکھا گیا تا کہ پڑھنے والے اکتا نہ جائیں۔

مولانا زکریا جیسی شخصیت نے ترجمہ کے دوران جہاں مذکورہ بالا امور کا اہتمام کیا ہے اگر اس کے ساتھ ساتھ احادیث کی تصحیح وتضعیف کی نشاندہی بھی کرتے چلے جاتے تو قارئین کے لیے احادیث کے اخذ و ترک میں سہولت ہو جاتی۔

الذکر الجمیل فی حلیۃ الحبیب الخلیل

مؤلف: مولانا محمد شفیع اوکاڑوی، ناشر: مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی، طبع چہارم: اگست ۱۹۷۱، صفحات: ۳۶۸۔

فہرست مضامین پر نظر ڈالنے سے کتاب ہذا نام کے برعکس مؤلف کے مخصوص مسلک کی نمائندہ دکھائی دیتی ہے اور حلیہ مبارک یعنی شمائل پر عنوانات کم قائم کیے گئے ہیں اس کے مقابلے میں مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ صفحہ ۳۵، تصرف اولیاء بعد از وفات صفحہ ۱۶۳ آپ کو علم غیب عطا ہوا صفحہ ۲۵۹ جیسے بہت سارے متنازع عنوانات پر بڑی تفصیلی خامہ فرسائی کی ہے۔

شمائل کے حوالے سے موئے مبارک صفحہ ۶۲، چہرہ انور صفحہ ۷۱، ریش مبارک صفحہ۱۶۱، گردن، کندھے، پشت مبارک صفحہ ۱۷۴، شکم مبارک صفحہ۲۸۹، قد مبارک صفحہ ۲۲۳، حلیہ شریف ۳۲۴، لباس مبارک ۳۴۱، انگوٹھی مبارک صفحہ ۳۵۶ جیسے کئی ایک عنوانات کے تحت روایات نقل کی ہیں۔ روایات کی نقل میں عربی متن اور اس کے بالمقابل اردو ترجمہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ روایات کے مآخذ زیادہ تر

جدید انداز میں جلد نمبر اور صفحہ نمبر کے ساتھ لکھے گئے ہیں کتاب ہذا کے شروع میں صفحہ ۱ تا ۳ مآخذ کی تعداد ۹۶ نقل کی گئی ہے۔ لیکن کتاب ہذا میں جمع کردہ مواد کی صحت کا معیار انتہائی غیر ذمہ دارانہ ہے۔

آداب النبی ﷺ

مؤلف: مفتی محمد شفیع، ادارہ اسلامیات۔لاہور، ۱۹۰ انار کلی، طبع سوم اگست ۱۹۷۵ء، صفحات ۹۶

اس کی ابتداء میں فہرست مضامین دی گئی ہے اور اس کے بعد صفحہ ۴ سے ۶ تک مقدمہ تحریر کیا گیا ہے۔ اس مقدمہ میں فاضل مؤلف نے لکھا ہے "ایک رسالہ حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ کا بنام آداب النبی ﷺ نظر سے گزرا جس میں آنحضرت ﷺ کے اخلاق و شمائل اور حلیہ شریف و معجزات کو اسی طرح اختصار کے ساتھ جمع فرمایا مگر اس میں نہ احادیث کی اسانید مذکور تھیں نہ کتب حدیث کا حوالہ۔ یہ رسالہ در اصل احیاء العلوم ربع ثانی کا آخری حصہ ہے جس کو کسی نے علیحدہ طبع کر دیا"۔ احیاء العلوم پر جو تخریج احادیث حافظ زین الدین عراقیؒ نے تحریر فرما دی ہے۔ اس میں اس رسالہ کی تمام روایات کا حوالہ کتب حدیث کا بآسانی مل گیا۔ اب دل نے چاہا کہ اس رسالہ کا سلیس اردو میں ترجمہ ہو جائے تو سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کا گویا دوسرا حصہ ہو جائے گا۔ آگے چل کر لکھتے ہیں "اس ترجمہ میں احقر نے اس کا لحاظ رکھا ہے کہ کتاب کا پورا مضمون سلیس اردو میں بے کم و کاست آجائے۔ مقدمہ کی اس پوری عبارت سے واضح ہو رہا ہے کہ یہ کتاب "آداب النبی ﷺ" مفتی صاحب کی ذاتی تالیف نہیں بلکہ عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۷ پر "آنحضرت ﷺ، تادیب و ترتیب کا قدرتی نظام" کا عنوان قائم کر کے رقم طراز ہیں: "آپ ایسے شہر میں پیدا ہوئے جہاں نہ کوئی علمی مشغلہ نہ کوئی مکتب و مدرسہ نہ کوئی عالم نہ علمی مجلسیں، پھر کسی دوسری جگہ طلب علم کے لئے سفر نہیں کیا حق تعالیٰ نے جبرائیل امین کے ذریعے آپ کی تربیت و تہذیب کا وہ انتظام فرمایا کہ دنیا حیرت میں رہ گئی"۔ صفحہ ۸ پر "آنحضرت ﷺ کا خلق خود قرآن ہے" کے نمایاں عنوان کے بعد قرآن کریم کی آیات تحریر کی ہیں۔ لکھا ہے "آپ کو قرآن ہی کے ذریعے مکارم اخلاق سے آراستہ فرمایا: خذ العفو وامر بالعرف و اعرض عن الجٰھلین (الاعراف).

جمال مصطفیٰ

مؤلف: مولانا محمد صادق سیالکوٹی وفات جون ۱۹۸۶ء/۱۴۰۶ھ، نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور، صفحات ۵۴۴۔

اس کتاب میں مصنف نے نبی علیہ السلام کا مقام و مرتبہ بیان کیا ہے۔ اس کے بعد آپ کے اسم گرامی محمدؐ اور احمدؐ پر تفصیلی تذکرے صفحہ ۵۵ تا ۸۰ پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ کے دیگر اسمائے گرامی کو بھی تحریر میں لائے ہیں۔ صفحہ ۱۵۱ سے رحمۃللعالمین ﷺ کے فضائل پر دل نشیں انداز میں معلومات نقل کیں ہیں۔ صفحہ ۱۹۹ سے حضرت رسالت مآب ﷺ پر درود شریف کی بارش کا بیان ہے۔ اس کے بعد سرور کائنات کا مقام محمود، حوض کوثر، رحمت عالم کا اخلاقی نور، حضرت خاتم النبیین ﷺ کے معجزات پر اپنے قلم کی جولانیاں دکھاتے ہیں۔ اس کے بعد صفحہ ۳۶۸ سے شمائل کا صحیح طور پر آغاز ہوتا ہے سب سے پہلے حضور ﷺ کا حلیہ مبارک پھر اس کے بعد مہر نبوت کے بارے میں معلومات مہیا کی ہیں۔ آپ کے سر کے بالوں میں تیل لگانا، کنگھی کرنا، آپ کے سفید بال، بالوں کو خضاب کرنا جیسے مختلف عنوانات صفحہ ۳۸۱ تا ۳۸۴ پائے جاتے ہیں۔ صفحہ ۳۸۷ پر سرور کائنات کی گزر اوقات کا بیان ہے صفحہ ۳۹۵ پر نعلین شریف اور انگوٹھی صفحہ ۳۹۸ پر رسول اللہ ﷺ کے خطوط، صفحہ ۴۲۳ پر آپ کے عمامہ اور تہہ بند کا ذکر ہے۔ صفحہ ۴۲۵ پر رسول اللہ ﷺ کے کھانے کا ذکر ہے۔ اس طرح مختلف عنوانات کے اعتبار سے یہ کتاب جتنی زیادہ جامع ہے اتنی ہی زیادہ غیر مرتب ہے۔ مصنف کی تحریر کی سلاست و روانی اشعار کی برمحل تطبیق، اعلیٰ ادبی انداز اور نبی علیہ السلام سے جذباتی وابستگی جیسے نمایاں اوصاف کی حامل اس کتاب کے حوالہ جات کا معیار بھی اگر جدید انداز پر مکمل ہوتا تو کتاب کی اہمیت و افادیت میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا۔ کتاب میں جگہ جگہ اردو فارسی اور عربی اشعار کی بھرمار ہے۔ آیات قرآنی کا صرف ترجمہ ہی نہیں ساتھ عربی متن بھی درج کیا گیا ہے۔ احادیث کے عربی متون بھی درج کیے ہیں۔ مصنف کے ذکر کردہ حوالہ جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے کتب حدیث کے علاوہ طبقات ابن سعد، دلائل النبوۃ بیہقی، زادالمعاد، روضۃ الاحباب، اعلام السائلین جیسی کتب سیرت سے بھی استفادہ کیا ہے۔

اسوۂ رسول اکرم ﷺ

مؤلف: حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی، وفات بعد از ۱۹۷۵ء، ایچ۔ایم سعید کمپنی کراچی طبع دوئم ۱۹۷۷ء، صفحات ۶۵۶۔

کتاب کے سرورق پر تحریر ہے کہ حدیث کی مستند کتابوں سے رسول اللہ ﷺ کے شمائل و خصائل کو جمع کر کے انسانی زندگی کے ہر پہلو، ہر شعبہ اور ہر حال کے متعلق ہدایات پیش کی گئی ہیں جن سے اتباع سنت اور اطاعت رسول کا صحیح مفہوم متعین ہوتا ہے۔ تاہم فہرست مضامین پر نظر ڈالنے سے

اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب شمائل و خصائل سے زیادہ سیرت کی کتاب ہے اور شمائل کو ایسی ضخیم کتاب میں بہت تھوڑی جگہ دی گئی ہے جو کہ صفحہ ۱۰۶ سے ۱۷۰ تک ہے۔ ان صفحات کے درمیان آپ کے نظام الاوقات، کھانے پینے کے انداز، لباس و آرائش وغیرہ پر معلومات نقل کی گئی ہیں۔ روایات کے صرف تراجم پیش کئے گئے ہیں عربی متون نقل نہیں کئے۔ بعض دعاؤں کے عربی الفاظ تحریر میں لائے گئے ہیں۔ بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ کتب حدیث کے علاوہ مدارج النبوۃ، زادالمعاد، نشر الطیب، طبقات ابن سعد، جیسی مختلف کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ حوالہ جات میں صرف کتاب کا نام ہی ذکر کیا گیا ہے۔ روایات کے صحت و ضعف پر کوئی راہنمائی نہیں پائی جاتی تشریحی عبارات بھی نہ ہونے کے برابر ہیں صرف روایات کے تراجم پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

شمائل کبریٰ

مؤلف: مولانا ابو نعیم عبدالحکیم خان نشتر جالندھری، مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری، نظرثانی مولانا غلام رسول مہر، ناشر، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، اشاعت اول، نومبر ۱۹۶۲ء، صفحات ۵۱۸۔

ابو القاسم دلاوری مرحوم نے اس کتاب کے مجوزہ ابواب میں سے ابھی چند ہی سپرد قلم کئے تھے کہ انہیں قدرت کی طرف سے بلاوا آ گیا ان کے بعد بقیہ ابواب ابو نعیم عبدالحکیم نشتر نے تحریر کر کے کتاب ہذا کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ جس پر نظر ثانی نامور محقق اور مؤرخ مولانا غلام رسول مہر جیسی شخصیت نے کی۔

رسول اللہ ﷺ کے اخلاق عظمی پر محققانہ مؤرخانہ جدید اور دلآویز اسلوب بیان میں یہ کتاب انتہائی جامع و مانع ہے۔ لیکن اپنے نام کی مناسبت سے شمائل کے بارے میں ۵۱۸ صفحات میں سے صرف ۹ تا ۳۱ یعنی ۲۲ صفحات پائے جاتے ہیں۔

صفحہ ۹ تا ۱۳ باب اول ہے اس میں شمائل نبوی ﷺ پر درج ذیل ذیلی سرخیاں قائم کی گئی ہیں۔ حلیہ مبارک، مہر نبوت، موئے مبارک، رفتار، گفتار اور تبسم، لباس، انگوٹھی، غذا اور آداب طعام، معمولات طعام، خوش پوشی، مرغوب و نا مرغوب رنگ، گھڑ دوڑ اس کے بعد دوسرا باب صفحہ ۱۴ تا ۳۱ آپ کی نظافت کا بیان ہے۔ یوں ان دو ابواب میں بھی مکمل طور پر شمائل کو جگہ نہیں دی گئی۔ کاش نام کی مناسبت سے فاضل مصنفین کتاب کا زیادہ تر حصہ شمائل پر تحریر فرماتے ہیں۔ تو قارئین کا ہاتھوں میں انتہائی عمدہ مجموعہ پہنچ سکتا تھا۔ ان دو ابواب میں درج کردہ مآخذوں پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی ابوداؤد، مؤطا امام مالک، فتح الباری، مشکوۃ، ترغیب و ترہیب، دارمی جیسی

کتب حدیث کے علاوہ کبیری شرح منیۃ المصلی، سیرت النبی، تلبیس ابلیس، جیسی کتب سے استفادہ کے علاوہ بائبل سے بھی فائدہ اٹھایا گیا ہے۔(دیکھئے صفحہ ۳۱)

حوالہ جات کا انداز صرف کتاب کے نام پر اکتفا کیا گیا ہے۔ جدید اندا زمیں جلد نمبر، صفحہ نمبر اور مطبع وغیرہ کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ روایات کی صحت و ضعف کو بھی درخور اعتنا نہیں سمجھا گیا۔

حلیۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف: علی محمد صمصام مرحوم، ناشر: ملک سنز، پبلشرز کارخانہ بازار، فیصل آباد۔صفحات ۳۲

پہلے صفحہ پر قرآن کریم کی آیت والضحیٰ والّیل اذا سجی درج ہے۔ اس کے بعد الحمدللہ کہ یہ رسالہ محبت مقالہ المسمی بہ حلیۃ مصطفیٰ مع اسوۃ مصطفیٰ لکھا گیا ہے۔ پنجابی اشعار میں لکھا گیا یہ مختصر رسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت رکھنے والے پنجابی بولنے والے لوگوں کے لئے بہت دلچسپ ہے اور بڑی تاثیر کا حامل ہے۔ یہ رسالہ مقبول عام ہے۔ اس کے صفحہ ۲ پر حمد باری تعالیٰ پنجابی اشعار میں لکھ کر رسالہ کا آغاز کیا گیا ہے۔ مثلاً

سبحان تو سبحان تو سبحان تو رحمان تو
سبحان تو حنان تو سبحان تو منان تو
سبحان شاناں تیریاں کتے کاٹھے سیو بیریاں
خربوزیاں دیاں ڈھیریاں گنے دے نال گنڈیریاں

صفحہ۴ پر تالیف کا سبب اشعار میں بیان کیا گیا ہے۔

شاہ حسن بیٹا علی دا دیکھ عشق رب دے ولی دا
دتا مروڑ اجند نوں کہہ ماے اپنے ہند نوں
اج میرے تے احسان کر سرور دا حلیہ بیان کر
حلیہ پڑھاں تے سناں میں موتی تے ہیرے چناں میں
ودھ جائے حب سرکار دی جو پاپیاں نوں تار دی

صفحہ ۵ سے صفحہ ۲۱ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضائے مبارکہ کو عنوانات دے کر الگ الگ اشعار میں بیان کیا ہے۔ صفحہ ۵ پر "سر مبارک"

سر بھارا سوہنا پھبدا سردار دوروں لبھدا

صفحہ۶ پر "سر دے وال مبارک"

زلفاں پھبایاں رب نے ڈٹھیاں ڈٹھایاں سب نے
میں صدقے پھبدے پٹے نے عاشق ہوندے لٹ پٹے نے

کن دی کنولی سج دے کدی موہڈیاں تائیں سج دے

صفحہ ۷ پر "متھا مبارک"

چوڑی پیشانی سج دی اک لاٹ نوروں وچ دی

صفحہ ۸ پر "دو اکھاں شریف مع ابرو"

اکھیں سرخ تے کالیاں لکھ لکھ حیاوا والیاں
پلکاں نے تیز کٹاریاں تلواراں دو دو دھاریاں
مولا دے ڈر تھیں روندیاں امت دے اوگن دھوندیاں

صفحہ ۹ پر " نک مبارک"

نک پتلا چمکاں ماردا مرکز گویا انوار دا
نک سجدے وچ رگڑ کے امت چھڈا لئی جھگڑ کے

صفحہ ۱۰ پر" کان مبارک"

کن سوہنے ہنتر دار نے سرجے سرجہار نے
سن دے چغلی جھوٹھ کن جیویں تیرے میرے جھوٹھ کن
معراج شاناں پھبدیاں سن آئے گلاں رب دیاں
ہن کس طرح کن ساز سنن سارنگیاں آواز سنن

صفحہ ۱۱ دندان مبارک، صفحہ ۱۲ تھک پاک، صفحہ ۱۳ چہرہ مبارک، صفحہ ۱۴ داڑھی مبارک، صفحہ ۱۵، دھون مبارک، صفحہ ۱۵ سینہ تے پیٹ مبارک، صفحہ ۱۶ ہتھ مبارک، صفحہ ۱۷ کچھ (بغل) مبارک صفحہ ۱۸ کمر مبارک، صفحہ ۱۹ پنی مبارک، صفحہ ۲۰ پیر مبارک، قد مبارک۔ ان تمام عنوانات کے مطابق اشعار میں حلیے کے ساتھ ساتھ خصائل و شمائل بھی بیان ہوئے ہیں۔ صفحہ ۲۲ پر آپ کے بدن کی خوشبو کا ذکر ہے۔ صفحہ ۲۴ تا ۲۶ تک قرآنی حلیہ بیان کیا گیا ہے۔ صفحہ ۲۶ سے ۲۷ تک حلیہ شریف، صفحہ ۲۸ سر مبارک اور صفحہ ۲۹ چہرہ انور اس رسالہ کے اشعار میں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ بعض جگہوں پر کتب حدیث کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ مثلاً صفحہ ۲۲ پر ہے:

مسلم بخاری لیاوندے حضرت انس فرماوندے
مرقاۃ اندر آیا ملا علی لکھ دھایا

اس کے علاوہ معروف کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ حجم میں کم ہے لیکن فائدے میں بہت زیادہ ہے۔ آپ کے حلیہ مبارک کے بیان میں ہی شمائل و اخلاق کو سمو دیا گیا ہے۔

شکل و صورت اور خوراک پوشاک میں اسوہ رسول ﷺ

مؤلف: مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی، مکتبہ رشیدیہ لاہور، طبع اول اکتوبر ۱۹۷۴ء صفحات ۲۳۸

کتاب ہذا میں صفحہ ۴ تا ۸ فہرست عنوانات پائی جاتی ہے۔ صفحہ ۹ تا ۱۳ عرض ناشر اور صفحہ ۱۴، ۱۵ پر وضاحت کے عنوان کے تحت انداز تالیف کو واضح کیا گیا ہے۔ بقول مصنف "شروع شروع میں، میں نے اس کا التزام کیا تھا کہ ہر روایت کو بحوالہ کتاب و راوی نقل کروں لیکن جب کام ذرا آگے بڑھا تو بار بار حوالہ کتاب مجھے بے فائدہ نظر آیا"۔ یوں مصنف نے خود ہی نقل کردہ روایات کے حوالہ جات پیش نہ کرنے کا عذر بیان کر دیا۔ مصنف نے صحاح ستہ، موطا امام مالک، شمائل ترمذی، مشکوٰۃ کے علاوہ سیرۃ النبیؐ از شبلی نعمانی جیسی مشہور کتابوں سے مواد جمع کیا ہے۔ بوقت ضرورت سیرت النبیؐ یا کسی اور کتاب کا نام ظاہر بھی کیا ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۱۶ تا ۱۹ گزارش اولین کے تحت اپنے اس خیال کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ کہ انگریز بہادر کی تربیت سے غلام احمد قادیانی، غلام احمد پرویز اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ نوجوان نسل بے راہ روی اور یہود و نصاریٰ کی پیروی کر رہی ہے۔ مصنف کے بقول یہ پیروی کہیں اس وجہ سے نہ ہو کہ سیرت نبوت اور اسوہ رسالت کا کوئی واضح خاکہ ان کے سامنے نہیں۔ تب میں نے ارادہ کر لیا کہ رسالت مآب ﷺ کی مبارک شکل و صورت اور پاکیزہ خوراک و پوشاک کی ایک مفصل تصویر کتابی شکل میں پیش کروں۔ تاکہ یہ فریب خوردہ شاہین بانی اسلام کی اس مقدس اور لاثانی سیرت و صورت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے جسے پروردگار عالم نے اپنی پسند کے مطابق بنایا اور تمام انسانیت کے لئے نمونہ قرار دیا۔ اس غرض سے فاضل مصنف نے سیرت طیبہ کے صرف تین گوشوں یعنی شکل و صورت، خوراک اور پوشاک کا انتخاب کیا ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۲۰ پر علامہ اقبال کا پیغام "تہذیب حاضر کے دلدادہ جوانوں کے نام" اشعار کی شکل میں موجود ہے۔

تیرے صوفے ہیں افرنگی تیرے قالین ہیں ایرانی — لہو مجھ کو رلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی

اس پیغام کا آخری شعر

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر — تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

صفحہ ۲۱ سے ۲۳ تک پیش مقصد بیان کیا گیا ہے۔ صفحہ ۲۵ سے باب اول "اسوہ رسول ﷺ شکل و صورت میں" اس باب میں صورت مبارکہ میں اسوہ حسنہ، سر کے بالوں میں سنت نبوی ﷺ، بالوں کی تزئین و تدہین، بالوں میں مانگ نکالنا، ریش مبارک میں اسوہ حسنہ، داڑھی بڑھانا سنت رسول ہی نہیں حکم خداوندی ہے، داڑھی بڑھانا رواجی نہیں ایک دینی امر ہے۔ جیسے ذیلی عنوانات کے تحت اپنے دور کے فکری بگاڑ کا رد کرتے ہیں۔ اسی حوالے سے صفحہ ۳۹ سے ۴۳ تک شعائر دین سے ہماری غفلت

اور بے عملی کے اسباب پر بڑی درد مندانہ بحث کی ہے اور ذہنی غلامی کے نتیجے میں مغربی طور اطوار کی بجائے اپنے مذہبی شعار کو اپنانے کی سوچ اپنانے کی دعوت دی ہے۔ یہ باب ۲۱ ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے۔

صفحہ ۶۱ تا ۱۴۳ کے درمیان باب دوم "اسوہ رسول ﷺ خوراک و پوشاک میں" پایا جاتا ہے۔ یہ باب ۵۱ ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے نبی علیہ السلام کے لباس کے ساتھ ساتھ نفاست پسندی کا عنوان قائم کرتے ہوئے ملنگوں اور غالی صوفیوں کے بے ضرورت لیریں لٹکائے پھرنے، خراب اور گھٹیا کپڑے پہننے اور میلے کچیلے رہنے پر بھی نکیر کرتے ہیں۔ صوفیانہ لباس کی ذیلی سرخی کے تحت صوفیاء کے صوفی کہلانے کی وجہ تسمیہ ذکر کرتے ہوئے دلیل مہیا کرتے ہیں۔ "رسالت مآب کا پسندیدہ لباس" کی ذیلی سرخی کے تحت آنحضرت ﷺ کے چادر اور سلے ہوئے لباس کا ذکر کرتے ہیں یہاں پر آپ کی سائنسی ادوار میں پیدا ہونے والی امت محمدیہ کے لئے سلے ہوئے لباس کی افادیت پر قابل قدر توضیحی نوٹ لکھتے ہیں۔ صفحہ ۸۳ پر بوشرٹ کا حکم کے تحت اسے تشبہ بالکفار قرار دیتے ہوئے ترک کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ "جبہ رسول کے وسیلہ سے شفا طلبی" ذیلی عنوان میں اس قسم کے توسل کا انکار کرنے والوں کو ان کا ذاتی ذوق ہی قرار دیتے ہیں بقول ان کے جس کے پیچھے کتاب و سنت کی کوئی دلیل نہیں۔ جب کہ قائلین تبرک کی دلیل صحیح مسلم سے نقل کرتے ہیں۔ تاہم عقائد کا بگاڑ رکھنے والوں کے لئے اس قسم کے تبرک کی نفی کرتے ہیں۔ بطور دلیل عبداللہ ابن ابی کو عطائے قمیض کا واقعہ نقل کرتے ہیں۔

" کھانے کے آداب" کے تحت صفحہ ۱۵۰ سے ۱۵۷ تک تفصیلی معلومات مہیا کی ہیں اور جدید تہذیب کے متاثرین پر کھڑے ہو کر کھانے، چل پھر کر کھانے پر بڑی تنقید کرتے ہیں۔ صفحہ ۱۶۸ پر آنحضرت ﷺ کی روٹی اور تنگی معیشت کا بیان ہے۔ مہمانی کے آداب، پینے کے آداب، پانی پلانے کا ثواب جیسے عنوانات کے تحت معلومات نقل کرتے ہوئے آخر میں شراب خانہ خراب پر بھی بالتفصیل نقد کرتے ہیں۔ صفحہ ۲۳۶ تا ۲۳۸ گزارش آخریں پائی جاتی ہے۔

روضتہ الریاحین الملقب بہ شمائم اشرف العالمین (اردو) صفحات ۶۴

مرتبہ احقر الانام بندہ محمد مطیع الحق عفی عنہ چشتی نقشبندی مجددی، شائع کردہ مرکزی انجمن ضیاء الاسلام فیض باغ، لاہور۔

یہ کتاب درحقیقت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی نشر الطیب فی ذکر حبیب سے اخذ و تلخیص ہے۔ بعض

مشکل الفاظ وعبارات کی تسہیل بھی کردی گئی ہے۔

شمائل کبریٰ

مولانا مفتی ارشاد احمد قاسمی، پبلشر: زم زم پبلشرز، نزد مقدس مسجد، اُردو بازار، کراچی، تاریخ طباعت: مارچ ۲۰۰۰ء، صفحات ۵۹۸

کتاب ہذا ۵۹۸ صفحات پر مشتمل ہے ان میں سے پہلے ۲۸ صفحات فہرست مضامین پر مشتمل ہیں۔ اس کے بعد صفحہ ۳۰ تک حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ کی تقریظ ہے۔ حرف اول کے نام پر صفحہ ۳۱ تا ۳۲ محمد ارشاد بھاگل پوری کی تحریر پائی جاتی ہے۔ صفحہ ۳۳ سے ۳۵ تک عرض مؤلف موجود ہے۔ عرض مؤلف میں مؤلف نے شمائل پر کچھ مرتب کرنے کی اپنی دیرینہ تمنا کا ذکر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس پہلی جلد میں کھانے پینے، لباس، نیند و بیداری، خواب اور امور زینت کے متعلق آپ ﷺ کے پاکیزہ حالات مفصل بیان کرنے کا خیال ظاہر کیا ہے۔ تاکہ سنتوں کے متلاشیوں کو نہایت قیمتی ذخیرہ دستیاب ہو سکے۔ مؤلف نے کتاب ہذا کی ترتیب کے اصول ذکر کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ شمائل کی ترتیب میں اولاً فعلی اور اسوہ سے متعلق احادیث لی گئی ہیں۔ پھر تشریحاً و تائیداً قولی احادیث لی گئی ہیں اور اس میں شمائل ترمذی کا طرز ہی اپنایا ہے۔ مآخذ و مصادر کے متعلق نشاندہی کرتے ہوئے صحاح ستہ اور مشہور کتب حدیث کے علاوہ دیگر ایسی کمیاب و نادر کتابوں سے استفادہ کرنے کا ذکر کیا ہے۔ جو عام طور پر بسہولت دستیاب نہیں۔

مجموعی طور پر حوالوں میں اختصار کو مدنظر رکھا ہے۔ چند ایک اختصارات کی نشاندہی بھی کی ہے۔ مثلاً مجمع سے مجمع الزوائد، جمع سے جمع الوسائل اور فتح سے فتح الباری مراد ہے۔ صحاح ستہ کے ھندی مطبوعات اور باقی کتب حدیث کے مصری یا بیروتی حوالے درج کیے۔ حوالہ جات میں ابواب کی بجائے جلد اور صفحات نمبر نقل کیے ہیں۔

شمائل کبریٰ کے پہلے باب میں رسول اکرم ﷺ کے کھانا تناول فرمانے کا ذکر ہے، اس میں ہاتھ دھونے، کھانے کی ابتداء بسم اللہ سے کرنا، برتن میں قریب سے کھانا، انگلیاں چاٹنا، گرے ہوئے لقمے اٹھا کر کھانا، زمین اور فرش پر کھانا کھانا سنت ہے، اسی طرح میز یا ٹیبل پر کھانا خلاف سنت ہے۔(صفحہ۷۹) کرسی پر کھانا بدعت اور مکروہ تحریمی ہے۔ صفحہ ۸۱ جیسے عنوانات بھی قائم کیے ہیں۔ اس طرح کھانے کے متعلق آپ کے اسوہ حسنہ کا بیان...... ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے۔(۶۳ تا ۱۰۸) آپ کے پسندیدہ کھانوں کا بیان...... ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے۔ اس میں آپ کے مرغوب گوشت، دیگر

کھانوں اور سبزیوں کا تفصیلی ذکر پایا جاتا ہے۔(۱۰۹تا۱۵۰) اس کے بعد پھلوں اور میووں کے متعلق آپ کے اسوہ حسنہ کا بیان۔ صفحہ ۱۵۲ تا ۱۶۸ پھیلا ہوا۔ جس میں کھجور، ککڑی، زیتون، انگور، انار، شہتوت وغیرہ کا تفصیل سے ذکرہے۔ صفحہ ۱۷۰ تا ۱۷۸ دعوت طعام کے متعلق آپ کے اسوہ حسنہ کا بیان ہے۔ صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۷ میزبانی کے متعلق آپ کے اسوہ حسنہ کا بیان ہے۔ صفحہ ۱۸۸ تا ۱۹۴ کھانے پینے میں اعتدال و میانہ روی کا بیان ہے۔ یہ شمائل سے زیادہ آپ کی تعلیمات کا عکاس ہے۔ اسی طرح صفحہ ۱۹۹ تا ۲۰۵ پر گزر اوقات کے متعلق آپ کے اسوہ حسنہ کے بیان کا معاملہ ہے۔ صفحہ ۲۰۶ تا ۲۲۴ پینے کے متعلق آپ کے اسوہ حسنہ کا بیان ہے۔

مصنف نے کھانا کھانے سے پہلے، درمیان اور بعد کی بہت ساری دعائیں لکھی ہیں اور ان دعاؤں کو پڑھنے کی فضیلت بھی ذکر کی گئی ہے۔ مثلاً دستر خوان اٹھائے جانے کے بعد اور ہاتھ دھونے کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں، کسی مریض کے ساتھ کھانا کھانے اور اس کی مرض کے ضرر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی لکھی گئی ہے۔ صفحہ ۲۴۰ پر ایک بڑا باب "کھانے کے متعلق آداب" اور ذیلی عنوانات دے کر کھانے کے انفرادی و اجتماعی آداب ذکرکیے ہیں۔ لیکن ان کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔ اسی طرح صفحہ ۲۵۰ پر میزبانی کے آداب صفحہ ۲۵۳ پر آداب رخصت درج کیے گئے ہیں۔ ان کا بھی حوالہ نہیں لکھا گیا۔ کتب فقہ کے حوالہ کے ساتھ کھانے پینے کے فقہی مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔ صفحہ ۲۵۷ تا ۳۰۲ رسول اللہ ﷺ کے لباس کے متعلق اسوہ حسنہ کا بیان ہے۔ لباس پہننے کا طریقہ، لباس کے مختلف رنگ، سفری لباس، کرتا، چادریں، ٹوپی اور پگڑی وغیرہ کے متعلق لکھا ہے۔ سادہ لباس کی فضیلت، شہرت اور تکبر کے لباس پہننے پر آپ کی وعید اور ممنوع پر تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ سونے کے بارے میں آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ کے عنوان کے تحت با وضو سونے کی فضیلت، سونے سے قبل اور بعد مسواک کرنا، سوتے وقت چراغ گل کرنا، گھر کا دروازہ بند کرنا، کنگھی کرنا، سرمہ لگانا، دائیں کروٹ سونا، سونے کی جگہ، قیلولہ، پسندیدہ بستر، مکروہ بستر، بستروں کی تعداد ، سوتے وقت کی دعائیں اور مختلف سورتیں پڑھنا جیسی نہایت مفصل اور مفید معلومات دی گئی ہیں۔

صفحہ ۴۲۳ سے ۴۴۸ تک خواب کے متعلق اسوہ حسنہ کے عنوان سے خواب، خواب کی تعبیر، خواب کی تعبیر کے ساتھ دعا دینا، اچھے اور برے خواب دیکھنا اسی طرح چند خواب اور تعبیریں ذکر کی ہیں۔ خواب میں زیارت نبوی ﷺ کے حصول کا بیان ہے۔ خواب کے آداب و فوائد بغیر کسی حوالے کے لکھے گئے ہیں۔ صفحہ ۴۷۷ سے "بالوں میں اسوہ حسنہ" کے عنوان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے بالوں کا ذکر، بالوں کی کیفیت، آپ کا بال رکھنا اور منڈوانا، کنگھی کرنا، مانگ نکالنا، تیل لگانا اس کے ساتھ

ہی عورتوں کے بالوں کے متعلق ہدایات کا ذکر بھی ہے۔ آپ کی داڑھی کے بالوں کی کیفیت، داڑھی سنوارنا اور کنگھی کرنا، زعفران لگانا، داڑھی رنگنا، سفید داڑھی، صحابہ کرامؓ کی داڑھیوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ صفحہ ۵۲۹ سے حجامت کا بیان ہے۔ لب، ناخن اور دیگر بال کاٹنا۔ اس میں اسوہ حسنہ کو باحوالہ لکھا گیا ہے۔ ممنوع خضاب، عطر کا استعمال اور آپ کی پسندیدہ خوشبو اور عورتوں کے خوشبو لگانے کے متعلق حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں ہدایات دی گئی ہیں۔ کتاب ہٰذا کا یہ تفصیلی تعارف اس غرض سے کروایا گیا ہے کہ شمائل کے اعتبار سے یہ طبع زاد اور انتہائی تفصیلی کاوش ہے۔ اس قدر جامع مانع کوئی کاوش ہماری نظروں سے نہیں گزری۔

مصنف نے ساری کتاب میں روایات کے تراجم پر اکتفا کیا ہے، عربی متون نقل نہیں کیے ہیں تاہم دعائیں عربی متن کے ساتھ نقل کی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۲۲۶، ۲۲۷، ۴۰۲، ۴۰۳ وغیرہ وغیرہ۔ کبھی کبھی قرآنی آیات یا حدیث کا ٹکڑا یا کوئی فقہی عبارت عربی میں پیش کی ہے مثلا صفحہ ۸۰، ۴۹۹۔ مصنف موئے مبارک کی برکت کے قائل دکھائی دیتے ہیں اس حوالے سے صفحہ ۵۰۰ تا ۵۰۴ کئی ایک روایات اور واقعات نقل کرتے ہیں اکثر مقامات پر پائے جانے والے موئے مبارک کی معتبر سند نہ ہونے کا ذکر کرتے ہیں لیکن شاہ ولی اللہؒ کے خاندان کے پاس جو بال مبارک ہے اسے سنداً معتبر مانتے ہیں۔ (دیکھیے ص ۵۰۳)

انوار غوثیہ ۔شرح الشمائل النبویہ

مؤلف: محمد امیر شاہ قادری گیلانی، یکہ توت پشاور، مطبع: ملی پرنٹرز ۹۔ سرکلر روڈ، لاہور، پہلا ایڈیشن ۱۳۹۶ھ-۱۹۷۶ء، ملنے کا پتہ: عظیم پبلیشنگ ہاؤس۔ سوئیکارنو چوک، خیبر بازار، پشاور

امیر علی شاہ نے شرح الاتحافات الربانیہ کی طرز پر یہ شرح لکھی ہے۔ اس میں درج ذیل خصوصیات بھی پائی جاتی ہیں۔

۱) مترجم و شارح تبحر عالم ہیں۔
۲) ترمذی کا مکمل متن، ترجمہ اور شرح بھی شائع کی گئی ہے۔
۳) اس میں شاہ محمد غوث پشاوری ۱۱۵۲ھ کے عربی رسالہ اصول حدیث کو اردو ترجمے کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔
۴) شاہ صاحب کی مادری زبان پشتو ہے اس کے باوجود اردو ترجمہ بہت سلیس اور بامحاورہ ہے۔
۵) جگہ جگہ عربی، فارسی اور اردو اشعار لکھے گئے ہیں۔ مثلاً:

صفحہ ۱۷۷

عالم ہمہ نغمائے تو خلق جہاں شیدائے تو — آں نرگس شہلائے تو آوردہ رسم دلبری

صفحہ ۲۳۷

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است — تو معتقد کہ زیستن از خوردن است

صفحہ ۳۲۱

الا کل شئی ما خلا اللہ باطل — و کل نعیم لا محالۃ زائل

صفحہ ۱۷۹

کھڑے ہوئے نہ کبھی آفتاب رخشاں میں — مگر جمال جبیں آفتاب پر رہا غالب

۶) مشکل عربی الفاظ کو ''حل لغات'' کے عنوان کے تحت واضح کیا گیا ہے۔
۷) مختلف مستند عربی شروحات کی روشنی میں لکھی گئی یہ شرح عالمانہ بھی ہے اور عارفانہ بھی۔
۸) مخالفین کے اقوال سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔ جو کہ شاہ صاحب کے معتدل مزاج ہونے کی علامت ہے۔
۹) تمام راویوں کے متعلق مستند حالات حواشی میں لکھ دیے گئے ہیں۔
۱۰) ہر باب کے شروع میں خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے۔
۱۱) شرح کے ذیل میں شاہ صاحب کے مخصوص مسلک کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔
۱۲) مختلف احادیث کے ضمن میں فقہی مسائل اور طبی نکات بھی حل کر دیے گئے ہیں۔
۱۳) مغرب زدہ نوجوانوں کی اصلاح کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔
۱۴) کتابت جلی اور طباعت صاف اور کاغذ بھی اچھا ہے جو کہ کتاب کے حسن ظاہری کی دلیل ہیں اردو میں لکھی جانے والی شروحات میں یہ بہت مفصل و مدلل ہے۔

شمائل ترمذی مع اردو ترجمہ و شرح

مؤلف: صوفی عبدالحمید سواتی، ناشر: مکتبہ دروس القرآن فاردق گنج گوجرانوالہ، صفحات: ۵۰۶

شرح شمائل ترمذی (جلد اول)

مؤلف: مولانا عبدالقیوم حقانی، ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ھریرۃ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد، صفحات ۶۰۰

آئینہ جمال نبوت ﷺ

(حضور ﷺ کے حلیہ مبارک کی دلآویزی اور حسن و رعنائی کا تذکرہ)

مؤلف: الشیخ ابراہیم بن عبداللہ الحازمی، ترجمہ: ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد، ناشر: مکتبہ دارالسلام لاہور، صفحات: ۱۱۱

الشیخ ابراہیم نے ''الرسول کانک تراہ'' کے نام سے رسول اللہ ﷺ کے حسن و جمال اور وجاہت بدن پر مختصر مگر جامع مبنی بر تحقیق کتاب تالیف فرمائی ہے۔ اسکی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کا تمام تر مواد صحت اسناد کے لحاظ سے مستند اور صحیح احادیث پر مشتمل ہے۔ عالم عرب میں اس مقبول کتاب کو پاکستان کے معروف عالم دین شیخ الحدیث جناب حافظ عبدالستار حماد صاحب نے اپنے خاص ذوق ترجمہ کے شاہکار کی شکل میں پیش فرمایا ہے۔ مکتبہ دارالسلام کے ظاہری طباعتی حسن جمال نے اسے دو چند کرکے پیش کیا ہے۔ کتاب کی اہمیت و جاذبیت اسکی درج ذیل فہرست پر نظر ڈالنے سے سامنے آجاتی ہے۔ حسن و جمال کی ایک جھلک، پرکشش رنگت مبارک رخ انور، دل نشیں آنکھیں، خوبصورت ابرو، دھن دلربا، چمکدار دندان پاک، خوبصورت ستون ناک، حسین رخسار، پرنور پیشانی جیسے ۳۸۔ منفرد دل آویز عنوانات پر مشتمل ہے۔ ہر روایت کی تخریج ہر صفحہ کے نیچے پائی جاتی ہے۔

عالم اسلام کی طرح برصغیر کے مسلمان بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں اسی انتہائی عقیدت و محبت کا نتیجہ ہے کہ یہاں (برصغیر) کے علماء نے بھی شمائل النبی ﷺ پر ہر انداز یعنی تصنیف و تالیف، شروحات و حواشی، نشرو اشاعت، تحقیق و تخریج اور مختلف زبانوں میں تراجم وغیرہ کی شکل میں کام کیا ہے برصغیر کے اسلاف کی خدمات حدیث کے حوالے سے منعقد ہونے والے سیمینار کی بدولت ہمہ جہتی کام سامنے لایا جا رہا ہے۔ اسی غرض سے شمائل النبی ﷺ پر مقالہ ھذا تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ایک طرف اپنے اسلاف کی میراث کو سامنے لایا گیا ہے اور دوسری طرف نئی مسلمان نسل کیلئے عصر حاضر کے تہذیبی ماڈل سے حضرت محمد ﷺ کے شاہی شخصی ماڈل کا تقابلی جائزہ لینے والوں کیلئے لٹریچر پر رہنمائی کا فریضہ سرانجام پا گیا ہے۔ دور حاضر میدانی جنگوں سے نکل کر فکری تصادم اور تہذیبی کشمکش کے دور میں داخل ہو چکا ہے۔ کامل اسوہ حسنہ کی حامل شخصیت کے شمائل کا نمائندہ تہذیبی لٹریچر سامنے لانا ضروری ہو چکا ہے تاکہ ہمارے تہذیبی تشخص اور تمدنی زندگی میں اس قابل اتباع ماڈل سے بھرپور رہنمائی کی راہیں آسان ہوں۔

حواشی

۱) قسطلانی۔ المواھب اللدنیہ۔ ۱/۲۸۰ مطبہ دارالکتب مصر

۲) النبہانی یوسف بن اسماعیل۔ الانوار المحمدیہ من المواھب اللدنیۃ۔ ۱/۱۹۴ رئیس محکمہ الحقوق فی بیروت

۳) محمد بن سعد۔ الطبقات الکبری لابن سعد ۱/۴۱۸ دار صادر ۱۳۸۰ھ

۴) الترمذی۔ابوعیسیٰ محمد بن سورۃ۔ الشمائل النبویۃ و الخصائل المصطفویہ (المکتبہ التجارۃ مکہ مکرمہ ۱۴۱۲ھ) ۱۴۱۲ھ

۵) ایضاً۔ مقدمہ ص۔۹ ایضاً

۶) حاجی خلیفہ کشف الظنون ۲/۸۶، دارالفکر بیروت

۷) حاجی خلیفہ کشف الظنون ۱/۲۰۳ دارالفکر بیروت، لبنان

۸) ایضاً، ۲/۸۶

۹) المنجد صلاح الدین مقدمہ الشمائل المحمدیہ ۱۰ المکتبہ التجارۃ مکہ مکرمہ ۱۴۱۶ھ

۱۰) ایضاً

۱۱) ایضاً

۱۲) المنجد صلاح الدین معجم ما الف عن رسول اللہ ۱۹۲ دارالکتب الجدیدۃ ۱۴۰۲ھ

۱۳) حاجی خلیفہ کشف الظنون ۴/۳۹ دارالفکر بیروت

۱۴) عمر رضا کحالہ معجم المؤلفین ۵/۱۲۸ دار احیاء التراث العربی، بیروت

۱۵) حاجی خلیفہ کشف الظنون ۲/۸۷ دارالفکر، بیروت، لبنان

۱۶) المنجد صلاح الدین معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ

۱۷) حاجی خلیفہ، کشف الظنون، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۲/۸۷

۱۸) عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، ۱۰/۶۲

۱۹) صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ذیل، ۲/۵۰۴

۲۰) عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، ۱۲/۱۷۸

۲۱) صلاح الدین المنجد، معجم ماالف عن رسول اللہ ﷺ

۲۲) سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد، ج ۳۸، شمارہ ۲ ڈاکٹر سفیر اختر (برصغیر پاک و ہند میں سیرت نگاری) ص ۳۳

۲۳) عبدالرحیم الباب المعارف (دارالعلوم الاسلامیہ، پشاور) آگرہ اخبار 1918 م، ص ۷۶۔ کیٹلاگ ۴۳۹ ج ، ھ ، ز۔

۲۴) فکر و نظر اسلام آباد، ص ۳۶

۲۵) ایضا۔ بعض نے اسے ترجمہ گردانا ہے اور کچھ نے شرح شمائل النبیؐ کہا ہے، ص ۴۷

۲۶) احمد منزوی۔فہرست مشترک نسخہ ہائے خطی فارسی، پاکستان اسلام آباد
مرکز تحقیقات فارسی، ایران و پاکستان شمارہ۔۱۲۲، ٹائپ پریس لاہور۔۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔ ۱۰/۱۹۴،۱۹۵

۲۷) ایضا، ۱۰/۲۶۹، ۲۷۵، ۲۷۶

۲۸) ایضا(اسلام آباد گنج بخش لائبریری ۱۰۹۳) ۱۰/۲۷۶، ۲۷۷

۲۹) نظامی، خلیق احمد۔حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی مکتبہ رحمانین لاہور ۲۵۰

۳۰) احمد منزوی فہرست مشترک نسخہ ہائے خطی فارسی ۱۰/ ۱۹۸ (اسلام آباد گنج بخش لائبریری ۵۴۷۱،شیخوپورہ میر وال اعظمیہ نوشاہیہ

۳۱) ایضاً۔(لاہور دانش گاہ شیرانی ۱/۲۱۵۸/۵۱۶۹) ۱۰/ ۱۹۸

۳۲) ایضاً۔ (اسلام آباد گنج بخش لائبریری ۴۳۹، شیخوپورہ چوڑکانہ خضر نوشاہی) ۱۰/۱۹۹، ۲۰۰

۳۳) ایضاً۔پشاور دانش گاہ ۳۳/ کراچی موزہ ملی/ گنج بخش اسلام آباد (۳۶۷) ۱۱۰۸ھ ۱۶۹۶ء ۱۰/ ۱۹۹

۳۴) بحوالہ تذکرہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مرتبہ سید احمد قادری ۲۲۰و ۲۲۱

۳۵) المنجد صلاح الدین معجم ماالف عن رسول اللہ ﷺ ۱۹۳ دارالکتاب الجدیدہ بیروت ۱۴۰۲ھ

۳۶) پانی پتی، قاضی ثناء اللہ شمائل و اخلاق نبوی مرتبہ ڈاکٹر محمود الحسن عارف، نفیس اکیڈمی لاہور ۱۹۹۸ء

۳۷) رحمان علی۔ تذکرہ علمائے ھند کراچی۔ سلسلہ مطبوعات پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی نمبر۱۴ کراچی نمبر۵ طبع بار اول ۱۹۶۱، ۲۱۸، ۲۱۹

۳۸) صلاح الدین المنجد، معجم ماالف عن رسول اللہ ﷺ، ۱۹۵۔
شیم الحبیب مکمل طور پر پروفیسر محمد عبداللہ امنی کی ’’جھلکیاں‘‘ نامی کتاب میں ۲۶۹ تا ۳۲۴ پائی جاتی ہے۔
عربی متن کے بالمقابل ’’شم الطیب‘‘ نامی اردو ترجمہ بھی پایا جاتا ہے۔

۳۹) احمد منزوی، فہرست مشترک نسخہ ہائے خطی فارسی، ۱۰/۱۹۴

۴۰) احمد منزوی، فہرست مشترک نسخہ ہائے خطی فارسی، ۱۰/۱۹۳

۴۱) ایضا ۱۲۵۶ھ۔ ۱۸۴۰ء۔ علماء ہند ۸۹ ترجمہ اردو از ایوب قادری، ۱۰/۱۹۳

۴۲) ایضا ۱۲۹۰ھ۔۱۸۶۳ء علماء ہند، فہرست مشترک نسخہ ہائے خطی فارسی ۱۰/۱۹۳، ۱۷۲